49899 ـ فقراء پر زكاة تقسيم كرنے كے ليے زكاة حاصل كى تو كيا وہ خود بھى اس سے لے سكتا ہے ؟

سوال

سوال : ميرے ايك دوست نے مجھے مستحقين پر تقسيم كرنے كے ليے زكاۃ كى رقم دى ہے، ميں نے اس ميں سے كچھ تو تقسيم كر دى ہے، اور باقى رقم تقسيم كر رہا ہوں، ليكن ميں اس وقت خود بھى رقم كا محتاج ہوں، كيونكہ ميرى شادى ہونے والى ہے، اور اسى طرح ميرا مكان بھى تيار ہونے والا ہے جو ابھى بنا نہيں، اور اسى طرح ميں اس وقت مقروض بھى ہوں، تو كيا مجھے زكاۃ كا مال لينے كا حق حاصل ہے يا نہيں؟ يہ علم ميں رہے كہ ميں اس وقت اپنے دوست كو كہہ نہيں سكتا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

آپ كو اس مال سے لينے كا كوئى حق حاصل نہيں، كيونكہ مالك نے آپ كو يہ مال تقسيم كرنے كے ليے ديا ہے، نا كہ خود ركھنے كے ليے، تو اس طرح آپ صاحب مال كے نمائندہ ہيں، اور آپ اس ميں اتنا ہى كر سكتے ہيں جتنا مالك نے آپكو اختيار ديا ہے۔

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے فتاوى أركان الإسلام (ص447)ميں مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

ايك فقير شخص اپنے دوست سے يہ كہہ كر زكاۃ وصول كرتا ہے كہ وہ اسے تقسيم كرے گا، اور پھر وہ خود ركھ ليتا ہے، تو اس عمل كا حكم كيا ہے؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

اس شخص كے ليے يہ حرام ہے، اور امانت كى خلاف ورزى ہے، كيونكہ اس كے دوست نے يہ رقم اسے بطور وكيل دى ہے كہ وہ كسى دوسرے كو دے، اور وہ خود اسے ركھ رہا ہے، اہل علم نے بيان كيا ہے كہ وكيل كے ليے جائز نہيں كہ اسے جس چيز كا وكيل بنايا گيا ہو اس ميں وہ اپنے ليے تصرف كرے۔

چنانچہ اس پر واجب ہے كہ وہ اپنے دوست كو سارى بات بتا دے كہ پہلے وہ جو كچھ تقسيم كرنے كے ليے ليتا رہا

ہے وہ خود رکھ لیا کرتا تھا اگر تو وہ اسے اس کی اجازت دے دیتا ہے تو پھر ٹھیک، اور اگر اجازت نہیں دیتا تو وہ دیندار ہوگا۔ یعنی اس نے اپنے دوست کی زکاۃ ادا کرنے میں سے جو کچھ خود رکھا ہے وہ اس کی ادائیگی کا ضامن ہے۔

اور اس مناسبت سے میں ایک مسئلہ کی طرف تنبیہ کرنا چاہتا ہوں جو بعض جاہل قسم کے لوگ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ:

وہ خود فقیر اور محتاج ہوتا ہے تو زکاۃ لیتا ہے، پھر اللہ تعالی اسے مالدار اور غنی کر دیتا ہے، تو لوگ اسے اس بنا پر دیتے ہیں کہ وہ ابھی تک فقیر اور محتاج ہے، تو وہ پھر لے لیتا ہے، اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو لوگوں سے لے کر کھا لیتے اور یہ کہتے ہیں: میں نے لوگوں سے سوال تو نہیں کیا مانگا تو نہیں، یہ رزق تو اللہ تعالی نے میری طرف بھیجا ہے، حالانکہ یہ حرام ہے، کیونکہ جسے اللہ تعالی غنی اور مالدار بنا دے اس کے لیے زکاۃ میں سے کوئی چیز لینی حرام ہو جاتی ہے۔

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو زکاۃ لے کر پھر کسی اور کو دے دیتے ہیں، حالانکہ زکاۃ ادا کرنے والے نے اسے وکیل نہیں بنایا ہوتا، تو یہ بھی حرام ہے اور اس کے لیےایسے کرنا حلال نہیں، اگرچہ یہ پہلے سے ذرا کم درجے کا گناہ ہے، لیکن اس پر ایسا کرنا حرام تھا، اور اس پر زکاۃ والے کی زکاۃ کی ضمان ہے، یعنی اگر زکاۃ ادا کرنے والا اسے اس کی اجازت نہیں دیتا تو اس کا یہ تصرف جائز نہ ہو گا(بلکہ وہ اپنی طرف سے ادائیگی کرے گا)

اور دائمی فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کچھ لوگوں نے مجھے زکاۃ کا مال دیا کہ میں اسے شرعی مصارف میں خرچ کروں، میں نے زکاۃ کی رقم لے کر کچھ تو تقسیم کر دی، لیکن کچھ اپنے لیے رکھ لی؛ کیونکہ مجھے شادی اور گھر کی مرمت کے لیے رقم کی ضرورت تھی اس لیے کہ گھر شادی کے لائق نہ تھا، اور میری نیت تھی کہ میں اس کی ادائیگی کردونگا، لیکن اب حالات اس کی ادائیگی کی اجازت نہیں دیتے، تو اس کا حل کیا ہو گا؟ کیا میرا یہ مال لینا حلال ہے یا حرام ؟ اور کیا اس کی ادائیگی لازمی ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

وہ رقم جو زکاۃ کے مستحقین پر تقسیم کرنے کی غرض سے آپ کو دی گئی تھی آپ اس میں سے نہیں رکھ سکتے ، لہذا آپ پر رقم اصل مالکان کو ادا کرنا واجب ہے، یا پھر آپ اس رقم مستحقین کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے کیے پر توبہ و استغفار بھی کریں۔

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 436)

والله اعلم .